کسی قسم کی چپقلش پیدا ہو رہی تھی۔ اور اب صورتِ حال اس قدر نازک ہو گئی تھی کہ بغیر جنگ کے کوئی چارہ نہ تھا۔ اور اس وقت بعض محتاط صحابہ کرامؓ نے کوشش کی کہ حضرت علیؓ اور حضرت امیر معاویہؓ آپس میں نہ لڑیں۔ مگر ان کی کوششیں بار آور نہ ہوئیں۔ اور یہ دونوں سربراہ میدان صفین میں آپس میں اُلجھ پڑے۔ اور یہ میدانِ کارزار ایسا گرم ہوا کہ جس میں ہزاروں بچے یتیم ہو گئے اور ہزاروں ہی عورتیں بیوہ ہو گئیں۔ اور دونوں قوتیں اس شدت کے ساتھ ٹکرائیں کہ سر کٹ کر درختوں کے پتوں کی طرح ہوا میں اُڑتے رہے۔ اور مسلمانوں کی ۲۵ سالہ قوت آپس میں ٹکرا کر پاش پاش ہو رہی تھی۔

**تحکیم۔** آخر جنگ دوسرے دن پر ملتوی کر دی گئی۔ اور دوسرے دن جب فوجیں آمنے سامنے ہوئیں تو شامی فوج نے نیزوں پر قرآن شریف آویزاں کیے ہوئے تھے کہ ہم قرآن کو اپنا حکم بناتے ہیں۔ یہ چال مشہور سیاستدان اور مدبر حضرت عمروؓ بن عاص نے بتائی تھی۔ حضرت علیؓ نے جب یہ دیکھا تو اپنی فوج سے کہا۔ یہ ایک چال اور فریب ہے۔ اس لیے آپ جنگ جاری رکھیں۔ مگر آپ کی فوج نے آپ کا حکم ماننے سے انکار کر دیا اور برملا کہا کہ ہم نہیں لڑیں گے۔ ہم قرآن کو اپنا حکم تسلیم کرتے ہیں۔ مگر جب حضرت علیؓ نے اصرار کیا تو بعض نا عاقبت اندیش لوگوں نے حضرت علیؓ کو دھمکی دی کہ اگر آپ نے قرآن کا فیصلہ مسترد کر دیا تو آپ کا حشر بھی حضرت عثمانؓ کا سا ہو گا (طبری)

حضرت علیؓ نے بہت کوشش کی کہ کسی طرح ان کے آدمی مان جائیں مگر وہ کسی طرح راضی نہ ہوئے۔ آخر حضرت علیؓ نے چار و ناچار یہ فیصلہ مان لیا۔ اور طرفین نے بڑی حیص بیص کے بعد حضرت عمرو بن عاصؓ اور حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ کو حکم بنایا کہ وہ کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی روشنی میں جو فیصلہ کریں دونوں فریق اس پر سر تسلیم خم کر دیں گے۔ چنانچہ حضرت عمرو بن عاصؓ اور حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ نے باہمی مشورہ کر کے یہ طے کیا کہ دونوں (حضرت علیؓ اور حضرت امیر معاویہؓ) کو معزول کر دیا جائے۔ چنانچہ دونوں اصحاب مجمع عام میں آئے تاکہ لوگوں کو اپنا فیصلہ سنائیں۔

پہلے حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ کھڑے ہوئے اور فرمایا:۔

"برادرانِ اسلام! ہم دونوں بڑے غور و فکر کے بعد اس نتیجے پر پہنچے ہیں کہ امت محمدی کے اتحاد، اور اس کی اصلاح کی اس کے سوا کوئی صورت نہیں کہ علیؓ اور معاویہؓ دونوں